

نالہ دل دادہ است وراق لخت دل سیاہ - یادگار نالہ یک یان بے شیرزہ
 بود - شعر ذرا سے تغیر میں پورا فارسی بن گیا - میرزا صاحب پر فارسی بہت
 غالب ہے -

حضرت ناصح گروین دیدہ دل فرستہ
 کوئی محکوبیہ تو سمجھا دو کہ سچا ہانگے کیا

یعنی ہم اپنے کرتب اور اپنی عشق و عاشقی سے باز نہ آئیے اور اپنے کاموں
 ترک نہ کریں گے لہذا حضرت ناصح کی فہمائش اور تفہیم بجا اور غیر مفید ہے
 اور ان کی فہمائش کچھ موثر نہ ہوگی - یہہ زندانہ شعر ہے اور مضمون یہ ہے
 کہ ہم ناصح کی نصیحت کو نہیں سنتے -

ترے وعدہ پر تیرے ہم تو ایجان پوچھنا
 کہ خوشی سے مر جاتے اگر اعتبار ہوتا

یعنی ایجان تیرے وعدہ پر ہم جئے تو وعدہ مذکور کو چھوٹا بنا کر جئے - اگر
 وعدہ مذکور کا ہم کو اعتبار ہوتا تو ہرگز ہم نہ جیتے - مصرع ثانی میں کیا حرف
 استفہام محذوف ہے یعنی کیا خوشی سے مر جاتے - یہہ استفہام قراری
 ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ خوشی سے مر جاتے اور شادی مرگ ہو جاتے
 جانا = یعنی ایجان اور یہہ الف ندائیہ ہے یہہ کامتار الیہ وعدہ
 دوسرے معنی یہ ہیں کہ یہہ کامتار الیہ سالم جملہ ہے یعنی ترے وعدہ پر
 جئے ہم سالم جملہ مرگتار الیہ ہے - اور جان امر کا صیغہ ہے جاننے سے
 جان چھوٹ یعنی سچ بھلائی اور چھوٹ جانا -